رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل

قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ۴ر
سہ ماہی ۲ ۱۲

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند للعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۸ رجب ۱۳۵۶ھ | یوم شنبہ | مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۳۱

لاہور میں آل انڈیا نیشنل لیگ کا عظیم الشان جلسہ

ملکی معاملات پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم تقریر

لاہور ۳ ستمبر (بذریعہ ٹیلیفون) آج آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ سے قبل نیشنل لیگ کورز کا جلوس نکلا جس میں ایک ہزار کے قریب باوردی والنٹیرز شریک تھے۔ جلوس خدا کے فضل سے نہایت کامیاب اور لوگوں کی توجہ کا جاذب تھا۔ چار بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ جبکہ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اس کے جواب میں حضور نے ملکی معاملات کے متعلق نہایت اہم تقریر فرمائی جس میں کانگرس۔ بین الاقوامی مشکلات اور مختلف اصولی باتوں کی طرف آل انڈیا نیشنل لیگ کو متوجہ کرتے ہوئے تلقین کی۔ کہ اس کا نصب العین بہت بلند ہے۔ اور اس کے ممبروں کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ موجودہ بین الاقوامی ذہنیت میں تبدیلی پیدا کریں تاکہ ہر ایک قوم انسانیت کے معیار پر اپنی بنیاد رکھے۔ اور ملکی تقسیم پر ہی قائم نہ رہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ ایسی بات ہے۔ کہ اس کو لے کر اگر آل انڈیا نیشنل لیگ اٹھے۔ تو وہ مقصد حاصل کر سکتی ہے۔ جو کانگرس سے بھی اس بارے میں اسے ممتاز کر سکتا ہے۔

حضور نے اس بات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ کہ کانگرس نے حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر نہایت مفید رنگ میں کام شروع کیا ہے۔

نیز فرمایا۔ ہم سیاست میں پہلے بھی حصہ لیتے تھے۔ مگر جماعتی رنگ میں۔ اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس وقت ہم قانون بدلوا نہ سکتے تھے۔ اور یہ ڈر تھا۔ کہ اگر افراد کو سیاست میں دخل دینے کی اجازت دے دی گئی۔ تو ناکامی کی صورت میں ممکن ہے۔ کہ وہ مشتعل ہو جائیں۔ اور کوئی ایسی حرکت کر بیٹھیں۔ جو خلافِ قانون ہو۔ لیکن اب جبکہ جمہوری نظامِ حکومت قائم ہو رہا ہے۔ اور ایک حد تک حکومت میں لوگوں کا دخل ہو گیا ہے۔ ہم افراد کو بھی سیاست میں حصہ لینے کی اجازت دو شرطوں کے ساتھ دے رہے ہیں اور وہ شرطیں یہ ہیں (۱) ان کا کوئی فعل شریعت کے خلاف نہ ہو۔ (۲) کوئی فعل خلافِ قانون نہ ہو۔

حضور نے مختلف اقوام میں فسادات کی وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے ایک بہت بڑی وجہ یہ بیان فرمائی۔ کہ کسی کو اپنے پیشوا کی ہتک کے متعلق مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں۔ بلکہ حکومت اپنے مصالحہ کی بناء پر خود مقدمہ چلاتی ہے۔ جس کا مفید اور مؤثر نتیجہ نہیں نکلتا۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ ہم تعاون کے ساتھ ملکی آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔

حضور کی تقریر نہایت توجہ سے سنی گئی۔ حاضری پانچ۔ چھ ہزار کے درمیان تھی۔ سوا سات بجے نہایت کامیابی کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ راکتوبر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل صبح ۷ بجے بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

آج صبح ۹ بجے کی ٹرین سے آل انڈیا نیشنل لیگ کے نمائندہ اجلاس میں شمولیت کے لئے مقامی احباب آٹھ سو کے قریب اور چار سو والنٹیرز گویا وردی صدر نیشنل لیگ قادیان اور افسر جیش کے زیر اہتمام لاہور روانہ ہوئے ریلوے کی طرف سے صبح کی گاڑی کے ساتھ تین بوگیاں زائد لگا دی گئی تھیں۔

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے خاندان میں خوشی و مسرت کی دو تقریبیں

سکندر آباد ۲ راکتوبر ۱۹۳۷ء۔ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ نوازش پچھلے دنوں میری پیاری بچی زینب بیگم کا نکاح جناب محمد حسن صاحب آئی۔ سی۔ ایس سب کلکٹر ندیال کے ساتھ پڑھا تھا۔ اسکا رخصتانہ ۶ راکتوبر بروز بدھ قرار پایا ہے براہ مہربانی ناظرین "الفضل" دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور اس کے نیک نتائج پیدا ہوں۔

نیز خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے علی محمد کو ایک لڑکا عطا کیا ہے۔ اس کے نیک اور خادم دین ہونے کیلئے بھی درخواست دعا کی جاتی ہے۔

الفضل۔ مسرت اور خوشی کی ان دونوں تقریبوں پر ہم جناب سیٹھ صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان پر اور ان کی اولاد پر بیش از بیش برکات نازل فرمائے۔

تحریک جدید اور جلسہ سالانہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سال تحریکِ جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اس ماہ میں اس کے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آ رہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں۔

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے۔ حالانکہ اکتوبر آ گیا ہے۔ اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے۔

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہو سکتے ہیں۔

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آئندہ قربانیوں کی توفیق دے۔

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اسے بتا دیں کہ اس کی امید وہم سے زیادہ نہیں۔

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں۔

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے مخلص احباب کو چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر جن احباب سے اعانت چاہے انکی اعانت یقیناً ترقیٔ درجات کا موجب ہو گی۔

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے۔ پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی توفیق کسے ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کیلئے نکل کھڑے ہوں۔ کہ جو کام میں پہل کرتا ہے۔ خدا اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے۔

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہو چکی ہے۔ کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے۔ دوست اسکو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں۔

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ رجب ۱۳۵۶ھ

جماعت احمدیہ کے خلاف بعض اخبارات کا نہایت دل آزار رویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت پنجاب اخبارات کو واضح الفاظ میں اطلاع دے چکی ہے۔ کہ وہ فرقہ وارانہ کشمکش کو بڑھانے اور رعایا کے مختلف طبقوں میں منافرت پھیلانے سے باز رہیں۔ اور صاف الفاظ میں متنبہ کر چکی ہے۔ کہ ایسا اخبار جو کمیونلزم کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ خواہ کتنا بڑا اخبار ہو۔ اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اور اسے صحیح جرنلزم کی طرف لایا جائے گا۔ لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جو اخبارات آئے دن نہایت دل آزار تحریریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور عوام میں نفرت و حقارت کے جذبات بھڑکاتے رہتے ہیں۔ انہیں روکنے اور صحیح جرنلزم کی طرف لانے کی کوئی کوشش یا تو تا حال کی ہی نہیں گئی۔ یا موثر ثابت نہیں ہوئی۔ اور حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ اخباری دنیا میں ایک ادھ دن سانس لینے والا اخبار بھی اپنی زندگی کے قیام کے لئے سب سے آسان اور سب سے نفع رساں چیز یہی سمجھتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبریں شائع کرنا شروع کر دے۔ جماعت احمدیہ کے معاندین کی حوصلہ افزائی کرنے لگے۔ اور ان کی خرافات سے اپنے صفحات سیاہ کرتا رہے۔ اس کی تازہ مثال یہ ہے۔ کہ لاہور سے ایک اخبار "پاسبان" جو حال ہی میں رونما ہوا ہے۔ اور اس ادعا کے ساتھ رونما ہوا ہے۔ کہ:- "پاسبان ایک خالص سیاسی روزنامہ ہوگا۔ جو اپنے دامن اور گریبان کو مذہبی مجادلوں اور فرقہ وارانہ نبرد آزمائی سے محفوظ رکھے گا" (پاسبان ۱۴ ستمبر) لیکن جماعت احمدیہ کے خلاف اس نے شروع دن سے ہی نہایت دل آزار وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ قریباً ہر پرچہ میں "کوائف قادیان" کے مستقل عنوان کے ماتحت غلط بیانیاں کی جاتیں۔ اور بے بنیاد الزامات شائع کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ جو اخبار سر نکالتا ہے۔ وہ سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو ہی اپنے تیر و تفنگ کا نشانہ بنانا شروع کر دیتا ہے۔ اِلّا ماشاءاللہ۔ اس کی وجہ کیا ہے یہ کہ اس شغل میں وہ اپنے آپ کو دوسرے اشغال کی نسبت بہت زیادہ محفوظ پاتا ہے۔ اور شورش پھیلانے کا ایک آسان طریق اس کے ہاتھ آ جاتا ہے۔ دوسرے مقامات میں مسلمانوں پر خواہ کتنے ہی مظالم ہوں۔ اور کیسے ہی روح فرسا واقعات پیش آئیں۔ جیسا کہ گذشتہ تھوڑے ہی عرصہ میں۔ پانی پت۔ آرہ۔ امرت سر اور جنڈیالہ شیر خان میں آ چکے ہیں۔ ان اخبارات کی رگ حمیت میں قطعاً جوش نہیں آئے گا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مدمقابل ان کا ناطقہ بند کرنے کے لئے ہر قسم کے سامان رکھتے ہیں لیکن قادیان میں اگر کوئی معمولی سا واقعہ بھی ہو جائے۔ اور اس صورت میں ہو جائے۔ جبکہ مفسد اشتعال انگیزی اور دل آزادی کو انتہا تک پہنچا دیں۔ پھر جماعت احمدیہ کا نام حرف اس میں کوئی دخل نہ ہو۔ بلکہ اس نے علیحدگی کا اعلان کر دے۔ اور امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ اس کے متعلق سخت ناپسندیدگی اور ناراضگی کا اظہار فرمائیں۔ تو بھی آسمان سر پر اٹھا لیا جاتا۔ اور محض جماعت احمدیہ کی دل آزاری کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ:- "اصل ملزم مرزا محمود احمد صاحب ہیں"۔ (پاسبان ۱۲ ستمبر)

پھر مسلمانوں کے دیگر فرقوں کے خلاف صف آرا ہونا بھی آسان نہیں۔ کیونکہ وہ بھی مونہہ توڑنے کے لئے تیار ہو جاتے۔ اور اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ حکومت کے خلاف شورش پھیلانا ایک کامیاب مشغلہ رہا ہے۔ لیکن اب وہ بھی استروں کی مالا ہے۔ ان حالات میں ایک بے کس جماعت احمدیہ ہی باقی رہ جاتی ہے۔ جسے آسانی کے ساتھ ہدف مظالم بنایا جا سکتا ہے اور بنایا جاتا ہے۔ حکومت کا۔ اور اس حکومت کا جو فرقہ وارانہ کشمکشوں کا سدباب کرنا چاہتی ہے۔ اس موقعہ پر جو فرض ہے۔ اس کے متعلق تو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ کہنا ہی پڑتا ہے۔ کہ غالباً جماعت احمدیہ کی بے کسی ہی حکومت کے ادھر متوجہ ہونے میں مانع ہے۔ ورنہ وجہ کیا ہے؟ کہ اخبار "پیغام صلح" جماعت احمدیہ کے پیشوا اور امام کے خلاف بدزبانی اور الزام تراشی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے اور بڑھتا جائے۔ مگر اسے گرفت نہ کی جائے۔ اور نہ روکا جائے۔ کیونکہ اب بھی وہ برابر اشتعال انگیزی میں مصروف ہے۔

اسی طرح اخبار "زمیندار" بھی آئے دن نہایت دل آزار تحریریں شائع کرتا رہتا ہے۔ اور "احسان" تو انسانیت اور شرافت کو بالکل بالائے طاق رکھ کر جماعت احمدیہ کے خلاف بے ہودہ سرائی کرنے میں حد سے بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ ۲۵ ستمبر کے پرچہ میں اس نے مطائبات کے زیر عنوان جو سطور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف شائع کی ہیں۔ وہ سراسر افترا کذب بیانی اور دروغگوئی پر مشتمل ہیں۔ اور اس قدر دل آزار کہ ان کو پڑھ کر ہر احمدی کا خون کھولنے لگ جائے۔ ہم ان ناپاک اور نہایت ہی گندہ سطور کو نقل کر کے جماعت احمدیہ کے لئے اپنے ہاتھوں رنج والم کا سامان نہیں مہیا کرنا چاہتے۔ البتہ حکومت کو توجہ دلاتے ہیں ـــ کہ "احسان" ایسے ننگ صحافت اخبار کو صحیح جرنلزم کی طرف لایا جائے۔ اور خواہ مخواہ جماعت احمدیہ کی دلآزاری سے روکا جائے۔ کیا حکومت سمجھ نہیں سکتی۔؟ کہ ایک مذہبی جماعت کے امام اور خلیفہ کے خلاف اس طرح بے ہودہ سرائی کرنے سے اس جماعت کے جذبات اور احساسات کو سخت ٹھیس لگتی ہے۔ اور فرقہ وارانہ جھگڑے اور فسادات پیدا ہو سکتے ہیں؟ اگر سمجھتی ہے۔ تو اسے قیام امن اور احترام قانون کی خاطر فوراً ادھر متوجہ ہونا چاہئیے۔ اور وہ اخبارات جو محض اپنی گرم بازاری کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف تہذیب انسانیت سے گرے ہوئے حملے کرتے رہتے ہیں۔ ان کو روکے۔ اور صرف اس لئے ان کو نظر انداز نہ کرے۔ کہ وہ گلا پھاڑ پھاڑ کر چلانے اور شور مچانے میں خوب ماہر ہیں۔ تا عدل و انصاف قائم ہو۔ اور امن و چین سے لگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء و خلفاء کی شخصیت ہمیشہ اعتراضات سے بلند تسلیم کی گئی ہے

غیر مبایعین کا آزادی رائے کے متعلق نہایت رکیک اور بیہودہ نظریہ

جماعت احمدیہ پر پیر پرستی کا الزام

غیر مبایعین دلائل و براہین سے عاجز آ کر کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک خاص حربہ استعمال کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ مولوی محمد علی صاحب اٹھتے ہیں تو ارشاد فرماتے ہیں:- "قادیانی سخت پیر پرست ہیں"۔ ایڈیٹر پیغام صلح کو اگر کوئی مضمون نہ سوجھتا ہے تو "قادیانی پیر پرستی" کا اعلان۔ چنانچہ ذیل کے عنوانات و فقرات سے ناظرین کو اہل پیغام کے اس مایہ ناز حربہ کا بخوبی علم ہو جائے گا۔ "قادیانی پیر پرستی بالآخر رنگ لا کر رہی" "جماعت (قادیان) کی آنکھوں پر پیر پرستی کی پٹی بندھی ہوئی ہے" (پیغام صلح ۳ اگست ۱۹۳۷ء) "پیر پرستی کے بت کو توڑنے والے ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں"۔ یعنے مصری وغیرہ "ہم قادیانی خلافت کو بدترین پیر پرستی سمجھتے ہیں" (پیغام صلح ۱۸ اگست) "پیر پرستی مسلمانوں کی تباہی کا ایک بڑا سبب" "جناب میاں صاحب نے خلافت کے نام سے پیر پرستی کی ایک گدی قائم کی ہے" (پیغام ۱۲ اگست)

پیر پرستی سے کیا مراد ہے

بلاوجہ کسی جماعت کے قلوب کو مجروح کرنے اور اس کے جذبات کو پامال کرنے کے لئے اسے پیر پرست کہنا یقیناً موسانہ طریق کے منافی ہے نہ معلوم کس بنا پر ہمیں پیر پرست کہا جاتا ہے۔ آیا اس لئے کہ ہم قرآن مجید اور اسوۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور اطاعت کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بتائے ہوئے طریق پر کاربند ہیں۔ اگر اسی لئے تو بے شک ہم سب سے بڑھ کر پیر پرست ہیں۔ کیونکہ ہمارا یقین ہے۔ کہ قرآن مجید ہر زمانہ میں ہمارے لئے مشعل راہ اور رہبر طریقت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور امتی نبی ہیں۔ اور روحانی کامیابی اور نجات حضور کے ارشادات اور تعلیم پر پورے طور پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ لیکن اگر پیر پرستی سے مراد کورانہ تقلید اور اندھی عقیدت ہے تو اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کو پیر پرستی سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ کیونکہ معاندین سلسلہ ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کر سکتے۔ کہ جماعت احمدیہ نے کبھی اپنے ائمہ و خلفاء کی کورانہ تقلید کی ہو۔ جماعت احمدیہ تو خدا کے فضل سے اس مقام پر کھڑی ہے۔ جس کا قرآن مجید نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ علیٰ بصیرۃ انا و من اتبعنی۔ یعنی میں اور میرے متبعین بصیرت اور روشنی کے بلند مینار پر کھڑے ہیں۔ اور ہمارے خیالات و عقائد میں کسی قسم کی تاریکی نہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے عقائد واضح طور پر دلائل عقلی و نقلی سے آراستہ کر کے کتابی صورت میں شائع فرما دئے۔ تا ہر عقل صحیح اور قلب سلیم رکھنے والا شخص ان اصول و دلائل کو ملاحظہ کر کے بصیرت اور یقین کامل کے ساتھ جماعت احمدیہ میں شامل ہو۔ پس کہاں پیر پرستی اور کہاں یہ آزادی فکر اور کہاں اندھی عقیدت اور کہاں یہ بصیرت۔

اہل پیغام پیر پرستی کے گڑھے میں

لیکن اگر اہل پیغام کی حالت پر غور کی جائے۔ تو روز روشن کی طرح واضح ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ خود انتہائی طور پر امیر پرستی میں گرفتار ہیں۔ اس وقت صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔ اگر زیادہ کی ضرورت ہوئی تو آئندہ بیان ہو نگی۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر میں آئت و من النخل من طلعها قنوان دانیۃ کے ذیل میں لفظ قنوان کے متعلق لکھا ہے۔ "تثنیہ اور جمع قنوان ہے"۔ (بیان القرآن صفحہ ۲۰۷)

صاف ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے آئت متذکرہ بالا میں وارد لفظ قنوان کو تثنیہ اور جمع قرار دیا ہے۔ اور یہ بالکل غلط ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کی اس غلطی پر انہیں توجہ دلائی گئی تو حق پسند انسانوں کی طرح اپنی غلطی کا اقرار کرنے کی بجائے اہل پیغام مولوی صاحب کو صحت پر قرار دینے لگے۔ حالانکہ غلطی بڑی واضح ہے۔ مگر چونکہ امیر کی ہے اس لئے اسے غلطی تسلیم نہیں کرتے۔ پس یہ ہے "امیر پرستی" اور "اندھی عقیدت"۔

مزعومہ پیر پرستی کے دلائل

پیغام نے مزعومہ پیر پرستی پر جو براہین پیش کئے ہیں وہ بھی ناظرین کے ملاحظہ کے لئے درج ذیل ہیں۔ لکھا ہے۔

"اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ قرون اولےٰ میں بڑی سے بڑی شخصیت کو بھی جائز اعتراض اور نگاہ احتساب سے آزاد و بلند تسلیم نہیں کیا گیا۔ دربار نبوت میں صحابہ کرام اپنے شکوک پیش کرتے اور روحانی تسکین پاتے ہیں۔ حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر خلفاء پر ایک بڑھیا اور ایک بدو برسر مجلس اعتراض کر دیتے ہیں۔ اور اس کا جواب پاتے ہیں۔" (پیغام صلح ۱۲ اگست)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدوں اور خلفاء راشدین پر شرارت اور حسد کی بنا پر اعتراض کرنا ناجائز اور اسلام کے قانون شرعی کے منافی ہے اہل پیغام محض لاعلمی اور جہالت کی بنا پر متذکرہ بالا نتیجہ تاریخ اسلامی سے نکال رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یا تو ایڈیٹر صاحب نے تاریخ اسلام پڑھی ہی نہیں۔ اور اگر پڑھی ہے تو صحیح نتیجہ پر نہیں پہونچ سکے۔ چنانچہ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ کرام کو اعتراض تو الگ رہے سوال کرنے سے بھی منع فرما دیا تھا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔

نهينا أن نسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن شيء فكان يعجبنا ان يجيء من اهل البادية العاقل فيساله ونحن نسمع .... الخ چونکہ ہم کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے سے منع فرمایا ہوا تھا۔ اس لئے ہماری یہ خواہش ہوتی تھی۔ کہ باہر سے کوئی بدوی آ کر رسول اللہ علیہ وسلم سے سوال کرے۔ اور ہم حضور سے اس کا جواب سنیں۔ (مسلم جلد اول)

اس حدیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کو عام سوال کرنے کی بھی اجازت نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث و تاریخ میں جہاں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال و جواب کا ذکر آتا ہے۔ عموماً سوال کرنے والے نووارد مہمان اور حدیث العہد لوگ ہوتے ہیں۔ اور شکوک و شبہات بھی ایسے ہی لوگ پیش کرتے تھے۔ جو باہر سے آتے تھے۔ یا پھر منافق پارٹی کے ممبر اعتراض کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی جلیل القدر صحابی نے نہ کبھی اعتراض کیا۔ نہ کوئی گستاخانہ سوال کیا۔ اور نہ حضورؐ کے سامنے کبھی شبہات پیش کئے۔ اور اگر کسی نے اعتراض کیا بھی تو حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا۔ اور سرزنش کی۔ چنانچہ جنگِ حنین سے واپسی پر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جعرانہ مقام پر تشریف لائے۔ تو آپ نے مالِ غنیمت تقسیم کرنا شروع کیا۔ ایک شخص نے کہا۔ یا محمد اعدل۔ (اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) عدل سے کام لو۔ آپ نے فرمایا۔ ویلک ومن یعدل اذا لم اکن اعدل۔ خدا تجھے ہلاک کرے اگر میں عدل نہیں کرتا۔ تو اور کون ہے۔ جو عدل کرے گا۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ اجازت دیجئے۔ کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے فرمایا جانے دو۔ لوگ کہیں گے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتا ہے۔ ہاں یہ یاد رکھو۔ کہ یہ اعتراض کرنے والا اور اس کے ساتھی قرآن تو پڑھیں گے مگر قرآن اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائینگے جس طرح تیر نشانہ سے نکلتا ہے۔ (مسلم جلد اول)

اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر قسم کے اعتراضات سے آزاد و بلند تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے لوگ بھی یہی سمجھتے تھے۔ کہ ایسی ہستیوں پر اعتراض کرنے والا فاسق اور جہنمی ہے نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہی اعتراض کرنے والے لوگ بعد میں خوارج کے رنگ میں ظہور پذیر ہوئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد خلفائے راشدین پر اعتراضات کرتے رہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرنے والے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بعض لوگ ایسے اعتراضات کرنے والے موجود تھے۔ اور لنگر خانہ اور بعض دوسرے امُور کے متعلق ان کو شکایت تھی۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چندہ کی رقوم (نعوذ باللہ) کھا جاتے ہیں۔ پس جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اعتراض کرنے والے بعد میں خلفاء کے خلاف خوارج کا جامہ پہن کر نمودار ہوئے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ پر اعتراض کرنے والے بعد میں خوارج کے قدم بقدم اہلِ پیغام کی صورت میں ظاہر ہوئے جو آج خلافتِ احمدیہ کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ اور حقیقتِ احمدیت سے کوسوں دُور ہیں۔

تقسیم مال کے متعلق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض

اب ایک اور حدیث ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں میں مال تقسیم فرمایا۔ ایک شخص نے اعتراض کیا۔ کہ اس تقسیم مال میں رضائے الٰہی مدّنظر نہیں رکھی گئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور حضور کے کان میں یہ بات بتائی۔ اس پر حضورؐ سخت غضبناک ہوئے۔ اور چہرہ مبارک سُرخ ہوگیا۔ اور فرمایا۔ اللہ تعالےٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے۔ کہ ان پر اس سے بڑھ کر اعتراضات کئے گئے مگر انہوں نے صبر کیا۔

پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے بدباطن اور منافق طبع لوگ موجود تھے۔ جو حضورؐ پر اعتراض کرتے مگر اس سے یہ سند لینا۔ کہ انبیاء وخلفاء پر اعتراض کرنا جائز ہے۔ اسی شخص کا کام ہو سکتا ہے۔ جو حقیقت سے دُور۔ اور توہمات و تعصبات سے پُر ہو۔

انصار پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی

اسی مطلب کی ایک اور نہایت واضح اور مشہور حدیث مندرجہ ذیل ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنگِ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم فرمایا تو جن لوگوں میں مال تقسیم کیا۔ اُن میں سے عموماً اہلِ مکہ اور اکثر نومسلم تھے۔ انصار کو رنج ہوا اور بعضوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو مال دیا۔ اور ہم کو محروم رکھا۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے اب تک قریش کے خون کے قطرے ٹپکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ اعتراض سُنے۔ تو انصار کو طلب فرمایا۔ اور ایک جلالی خطبہ دیا۔ جس کی نظیر فنِ بلاغت میں نہیں ملتی۔ اور ایسے رنگ میں انہیں سمجھایا۔ کہ انصار بے اختیار چیخ اُٹھے۔ اور روتے روتے ان کی ڈاڑھیاں تر ہوگئیں۔ پھر فرمایا۔ اے انصار۔ اب دُنیا میں دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائیگی۔ تم آخرت میں حوضِ کوثر پر ہی مجھ سے اجر لینا۔

غرضیکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ اعتراضات کو از حد ناپسند فرماتے تھے۔ نیز صحابہ کرامؓ آپ کی شان کو اعتراضوں سے بہت بلند یقین رکھتے تھے۔

متذکرہ بالا واقعات کے پیشِ نظر اہلِ پیغام کا یہ قول کہ قرونِ اولےٰ کی بڑی سے بڑی شخصیت کو بھی جائز اعتراض اور نگاہِ احتساب سے آزاد و بلند تسلیم نہیں کیا گیا۔ بالکل غلط اور خلافِ واقعہ ہے اور قطعاً اس قول کو حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

حضرت عمرؓ پر ایک بدو اور ایک بڑھیا کے اعتراض کی حقیقت

پھر لکھا ہے "حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر خلفاء پر ایک بڑھیا اور ایک بدو برسرِ مجلس اعتراض کر دیتے ہیں۔ اور اس کا جواب پاتے ہیں"

یہ بے شک درست ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کسی نامعلوم الاسم بدو۔ اور کسی غیر معروف بڑھیا نے اعتراض کیا۔ مگر یہ کسی تاریخ سے بھی ثابت نہیں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کسی جلیل القدر صحابی۔ یا کسی صاحبِ عقل و خرد مسلمان نے اعتراض کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کی دس سالہ زمانۂ خلافت سے صرف دو معمولی واقعات کا پیش کرنا بتاتا ہے۔ کہ صحابۂ کرامؓ اور عالمِ اسلامی کے دیگر علماء، خلفاء کی شان سے بخوبی واقف تھے۔ تبھی تو انہوں نے کبھی کوئی اعتراض نہ کیا۔ اور اعتراض کیا۔ تو ایک بدو اور ایک بڑھیا نے جن کی علمی و عملی۔ ذہنی اور عقلی حالت بالکل مستور اور پردۂ تاریکی میں ہے۔

پھر اس واقعہ سے اس لئے بھی سند نہیں لی جاسکتی۔ کہ حضرت عمرؓ نے اعتراض کو ناپسند فرمایا۔ پس اگر خلفاء پر اعتراض کرنا جائز ہوتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعتراض کرنے والے پر ناراض نہ ہوتے۔ بلکہ اس سے خندہ پیشانی سے پیش آتے اور اس کی "آزادیٔ خیال و فکر" کے مظاہرہ پر انتہائی خوشی کا اظہار کرتے۔ مگر حضرت عمرؓ بجائے اس کے کہ خوش ہوں۔ ناراض ہوئے اور اعتراض کو ناپسند فرما کر آئندہ اس قسم کے اعتراضات کرنے والے لوگوں کو روک دیا۔

غرض اہلِ پیغام کو اپنے مطلب کی صرف چند غیر معروف روایات ملیں۔ اور اس پر شور مچا دیا۔ مگر وہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے زمانۂ خلافت سے کوئی ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں کر سکتے۔ کہ ان پر کسی جلیل القدر صحابی نے اعتراض کیا ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اگر کسی غیر معروف شخص نے ان پر اعتراض کیا بھی تو انہوں نے اس کو ڈانٹا اور اعتراضات سے منع کیا یہ حقیقت ہے اور واقعات اسی کی تائید کرتے ہیں۔

امیر غیر مبایعین پر اعتراضات اور پیغام

پھر عجیب بات ہے۔ کہ اہل پیغام جماعت احمدیہ کو پیر پرستی کا طعنہ دیتے ہوئے اور اسلام میں "بڑی سے بڑی شخصیت" یعنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے خلاف بھی (نعوذ باللہ) اعتراض کرنے اور الزام لگانے کا دروازہ کھولتے ہوئے حیث "قرون اولےٰ" کی وہ ایک دو مثالیں پیش کر دیتے ہیں۔ جن میں غیر معروف یا منافق طبع لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کے مرتکب ہوئے اور اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ اسلام میں بڑی سے بڑی شخصیت کو بھی جائز اعتراض اور نگاہ احتساب سے آزاد و بلند تسلیم نہیں کیا گیا۔ حتےٰ کہ "دربار نبوت" میں صحابہ کرام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرنے اور نگاہ احتساب سے پرکھنے کا مرتکب قرار دیتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔ لیکن آج تک کبھی انہوں نے اس قسم کی کوئی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جس سے یہ ظاہر ہو کہ غیر مبایعین اپنے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کو جائز اعتراض اور نگاہ احتساب سے آزاد و بلند تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو نشانۂ اعتراض بناتے رہتے ہیں۔ کیا پیغام صلح اس بات کے لئے تیار ہے۔ کہ ان اعتراضات کی ایک فہرست شائع کر دے۔ جو آج تک غیر مبایعین نے مولوی محمد علی صاحب پر کئے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دے۔ کہ مولوی صاحب نے بکشادہ پیشانی ان کے کیا جواب دیئے۔ اگر نہیں تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ وہ تمام غیر مبایعین کو امیر پرست اور اندھا دھند تقلید کرنے والے قرار نہیں دیتا۔

اطاعت خلافت کی تلقین

اہل پیغام کو اس حقیقت سے آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں۔ کہ خلفاء راشدین اصول اسلامی کے بعد سب سے زیادہ زور اپنی خلافت اور اطاعت پر دیتے تھے۔ اور ان کے نزدیک خلافت ہی مسلمانوں کی ترقی و کامیابی کا واحد ذریعہ تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں اوصیکم بتقوی اللّٰہ واعتصام بامر اللّٰہ الذی شرع لکم وھداکم بہ فان جوامع ھدی الاسلام بعد کلمۃ الاخلاص السمع والطاعۃ لمن ولاہ اللّٰہ امرکم فانہ من یطع اللّٰہ واولی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر فقد افلح وادّٰی الذی علیہ من الحق۔ یعنے میں تم کو تقوےٰ اللہ اور شریعت کے احکام کو مضبوط پکڑنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یقیناً یاد رکھو کہ کلمۂ اخلاص (شہادت) کے بعد اسلام کی سب سے جامع ہدایت خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے پس جو شخص بھی اللہ تعالےٰ اور امام وقت کی اطاعت کرے۔ سمجھو کہ وہ کامیاب و بامراد ہو گیا۔ اور وہ حقوق جو اس کے ذمہ تھے ان کو ادا کر دیا۔

(تاریخ الخلفاء صـ۷۳)

پس خلفاء راشدین اطاعت خلافت پر انتہائی زور دیتے رہے کیونکہ ان کے نزدیک یہی ایک چیز تھی جو مسلمانوں کو ترقیات کے بلند مقام تک پہونچانے والی تھی۔ اسی بناء پر آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خلافت کے ساتھ جماعت کے ہر فرد کو وابستہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو خلافت سے وابستہ ہو کر سلک وحدت میں منسلک ہیں۔

خاکسار

غلام احمد فرخ قادیان

غیر مبایعین اور محرجین کی خفیہ ریشہ دوانیاں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی کا ذکر قرآن کریم میں

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی سورۂ جمعہ میں واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور مفسرین میں سے بعض نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ کہ اٰخرین سے مراد مسیح و مہدی کی جماعت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی بیشتر کتابوں میں اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہے۔ جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح یہود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف طرح طرح کے منصوبے کئے۔ اور حضور کی جماعت اور آپ کے مذہب کو نابود کرنے کے لئے ریشہ دوانیاں کیں۔ گو وہ ہمیشہ ناکام و نامراد رہے۔ اسی طرح دوسری بعثت میں بھی ایسے واقعات پیش آئیں گے تاکہ مماثلت پوری ہو۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو توڑنے کے لئے یہود صفت لوگوں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ حضور پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ گندی گالیاں دی گئیں۔ اور کئی جھوٹے مقدمات عدالتوں میں دائر کئے گئے۔ حکومت کے پاس فرضی رپورٹیں کر کے اسے برانگیختہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ حتیٰ کہ جھوٹے گواہ اور جھوٹے مدعی کھڑے کر کے قتل عمد کا دعوےٰ حضور پر مارٹن کلارک کی طرف سے دائر کیا گیا۔ اور حضور کو قتل کرنے کے لئے لوگوں کو لالچ دے دے کر اکسایا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان یہود صفت ملاؤں کو اپنی تمام سازشوں میں ناکام کیا۔ اور مسیح دوراں اور اس کی پاک جماعت کو دن بدن ترقی دی۔ اور دشمن دانت پیستے رہ گئے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ایک اہم ہدایت

اس قدر عینی نشانوں کو دیکھنے کے باوجود افسوس کا مقام ہے۔ کہ غیر مبایعین اور موجودہ مخرجین نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور وہ جماعت میں تفرقہ اندازی کرنے لگ گئے۔ اور گو قبل ازیں دلائل و براہین کے لحاظ سے ان پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔ مگر اس خیال سے کہ شائد غور و فکر سے کام لے کر وہ اپنی بداعمالیوں سے توبہ کریں۔ میں ان کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ حضور اپنے درس میں واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علیٰ ملک سلیمان کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"منصوبہ بازیوں کی کمیٹیوں کا سورہ مجادلہ رکوع ۲ میں مفصل ذکر ہے جہاں فرمایا۔ الم تر الی الذین نھوا عن النجوی ثم یعودون لما نھوا عنہ ویتناجون بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول۔ تجھے معلوم نہیں ان لوگوں کا حال جنکو منصوبہ بازی کی خفیہ کمیٹیوں سے منع کیا گیا۔ وہ پھر وہی کرتے ہیں۔ جس سے منع کئے جا چکے ہیں۔ اور وہ خفیہ سازشیں کرتے ہیں گناہ سرکشی اور رسول کی مخالفت کی۔ پھر آگے چلکر ارشاد فرمایا۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعصیۃ الرسول وتناجوا بالبر والتقوٰی واتقوا اللّٰہ الذی الیہ تحشرون۔ انما النجوی من الشیطن لیحزن الذین اٰمنوا ولیس بضارھم شیئًا الا باذن اللّٰہ وعلی اللّٰہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلیتوکل المومنون سوائے موجب کوئی تم قطعیہ مشورہ کرو تو اس میں کوئی گناہ اور سرکشی اور رسول کی مخالفت کی بات نہ ہو اس اللہ سے ڈرو جس کے حضور اکٹھے جاؤ گے یہ جو خفیہ انجمنیں ہیں - یہ شیطانی کام ہیں تاکہ مومنوں کو گھبراہٹ میں ڈالنے کیلئے مگر الٰہی اذن کے سوا کوئی ضرر انہیں نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالےٰ پر چاہیئے کہ مومن توکل کریں" (درس القرآن صفحہ ۱۴۱)

پھر فرماتے ہیں:- "میں یہ سمجھا چکا ہوں کہ کبھی کسی خفیہ کمیٹی مخفی منصوبے میں شامل نہ ہو یہی پاک تعلیم انبیاء کی ہے - کہ ان کی کوئی بات مخفی نہیں ہوتی - ہمارے حضرت صاحب کو اگر کوئی خلوت میں کچھ کہتا تو آپ اتنے زور سے گفتگو کرنے لگتے - کہ نیچے گلی میں چلنے والے سن سکتے - میری عمر بڑی ہو گئی - میں بچہ تھا پھر جوان ہوا - پھر ادھیڑ پھر بوڑھا - مگر آج تک کبھی کسی خفیہ مجلس یا کمیٹی یا جلسہ میں شامل نہیں ہوا - میرا ایک بہت پیارا دوست شہر میں تھا - مگر میں نے اس سے بھی کبھی مخفی ملاقات نہ کی نہ مخفی اس سے گفتگو کی - یہ خدا کا مجھ پر بڑا فضل ہے - جو منصوبہ بازوں کو حاصل نہیں ہو سکتا - جو مجھے حاصل ہوا (صفحہ ۱۴۰)

غیر مبایعین اور مخرجین کا بت خلاف قرآن کریم عمل

یہ وہ ہدایت ہے جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم سے استنباط کر کے دی - مگر غیر مبایعین اور موجودہ مخرجین کا طریق عمل اس کے بالکل خلاف رہا ہے - غیر مبایعین نے اظہار حق نامی ٹریکٹ لکھے خفیہ ریشہ دوانیاں کیں جماعت کے لوگوں کو بدظن کرنے کے لئے ناپاک پروپیگنڈا کیا معصیت الرسول اور العدوان والے کاموں کو اختیار کر کے عملی طور پر اسلام کی تعلیم اور قرآن کریم سے انحراف کیا اور امام وقت سے اپنے عہد کو توڑ کر الذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ کا مصداق اپنے آپ کو بنا لیا - اور پہلے تو خود گمراہ ہوئے پھر انہوں نے اوروں کو بھی گمراہ کرنا شروع کر دیا - اسی طرح موجودہ مخرجین بھی ایک عرصہ سے خفیہ سازشیں کرتے چلے آ رہے تھے - اور اب بھی کر رہے ہیں - جو اس بات کا قطعی ثبوت ہیں کہ قرآن کریم کی تعلیم سے وہ کوسوں دور جا چکے ہیں - غیر مبایعین اور مخرجین کی یہ متفقہ کوششیں تو اس لئے تھیں کہ جماعت کے دلوں کو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ سے بدظن کریں - مگر خدا تعالےٰ کے کاموں کو کون روک سکتا ہے - اس نے حضور کی قوت قدسی - روحانی کشش علم و عرفان حسن و احسان بہترین اعمال صالحہ عقائد حقہ جوش تبلیغ اسلام اور انتہائی محبت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم و مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی دی - اور بفضلہ تعالےٰ جماعت کا قدم اپنے پاک امام کی ہدایات کے ماتحت اس بلند مقام پر پہنچ گیا ہے - جہاں حاسدان و عدو دان محمود کا ہاتھ کبھی نہیں پہنچ سکتا اور ان کے لئے سوائے اس کے اب کوئی صورت نہیں - کہ وہ اپنی ناکامیوں پر آٹھ آٹھ آنسو بہائیں - اور حسرت و اندوہ سے ہمیشہ جلتے رہیں ۔ خاکسار غلام حسین لائبریرین قادیان

ترانہ "بندے ماترم" کی نوعیت و حقیقت

یوں تو کانگرس ہمیشہ ہی اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے دعوے کرتے چلے آتے ہیں - مگر آج کل مسلمانوں کو کانگرس میں شامل کرنے کیلئے خاص طور سے زور دیا جاتا ہے - اور رواداری اور مساوات کے دل کھول کر عہد و پیمان کئے جاتے ہیں -

اب سات صوبوں میں کانگرسی وزارتیں قائم ہو گئی ہیں - اور وعدہ ایفائی کا وقت آیا - مگر افسوس کہ باوجود سخت احتجاج اور باوجود اس احساس کے کہ اس نازک وقت میں مسلمانوں کے خلاف تھوڑا سا راز بھی بنا بنایا کھیل بگاڑ دیگا - کانگرس برسر اقتدار آتے ہی اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہونا شروع ہو گئی ہے -

کانگرسی حکومت کا سب سے اہم اور پہلا کارنامہ "بندے ماترم" کا "قومی" ترانہ ہے - جو اجلاس شروع ہونے سے پہلے اسمبلیوں میں گایا جاتا ہے - اور مسلمانوں کو بھی اس میں شامل ہونے کیلئے کہا جاتا ہے -

الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں بتایا گیا ہے کہ یہ ترانہ کس طرح مسلمانوں کے لئے نہ صرف ناقابل قبول بلکہ سخت قابل اعتراض ہے -

مشہور انگریزی اخبار "سٹیٹسمین" اور "ایسٹرن ٹائمز" کے نامہ نگار عین الملک نے ان اخبارات میں اس ترانہ کی نوعیت اور حقیقت درج کر کے کانگرسی رواداری کی اچھی طرح پردہ دری کی ہے -

یہ ترانہ بنکم چندر چیٹرجی کے بنگالی ناول "آنند مٹھ" سے لیا گیا ہے اور یہی اس ناول کی روح ہے - اس ناول کا ہیرو بھاؤ نند آج سے تقریباً ۱۶۸ برس قبل بنگال میں مسلم حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کی تیاریاں کرتا ہے - بار بار اس ترانے کو دہراتا ہے - اور بغاوت کی ترنگ میں مست ہو کر لوگوں کو شامل ہونے کی دعوت دیتا ہے اس کا ایک ساتھی مہندر جو کچھ بزدل واقع ہوا - اسے اس ناممکن العمل کام سے دست برداری کا مشورہ دیتا ہے - مگر اس کے جواب میں اس کی فصاحت و بلاغت اور جوش میں آگئی - اور اپنی تقریر یوں ختم کرتا ہے " ہمارا مذہب گیا - ہماری ذات گئی - ہماری عزت گئی - اب زندگی بھی غیر محفوظ ہے - جب تک کہ مسلمانوں کو نکال نہیں لیں گے - اس وقت تک ہند و مذہب کو برقرار نہیں رکھ سکیں گے"!

اس پر پھر مہندر نے سوال کیا کہ کیا آپ ان کو یکہ و تنہا ہی نکال دیں گے بھاؤ نند نے جو جواب دیا وہ بندے ماترم کے اشعار میں ہے - جن کا ترجمہ یہ ہے -

" جب سات کروڑ آوازیں گرجیں گی اور کروڑ ہا ہاتھوں میں تلواریں ہونگی کیا اس حالت کو تم ماتا کی کمزوری سے تعبیر کرتے ہو؟"

اس کے بعد مہندر نے مسلمانوں کی طاقت کی طرف اشارہ کیا - لیکن بھاؤ نند نے مسلمانوں کو بزدل قرار دے کر کہا - کہ انگریز جنگ سے نہیں بھاگتا - چاہے اس کی جان خطرہ میں ہو - لیکن مسلمان تو پسینہ آتے ہی بھاگ جاتا ہے - اگر ایک گولہ کسی جگہ مسلمانوں کے قریب گرے - تو مسلمانوں کا کل قبیلہ اپنی جان لیکر بھاگ جائے گا"!

اگلے دن بھاؤ نند مہندر کو انند مٹھ کے مندر میں لے جاتا ہے جہاں نیم تاریکی کا عالم ہے - رفتہ رفتہ مہندر کو یہ چیزیں نظر آتی ہیں - (۱) وشنو کی ایک بڑی مورتی - اس کے چار ہاتھ ہیں - ایک میں سنکھ دوسرے میں حلقہ - تیسرے میں ڈنڈا اور چوتھے میں کنول کا پھول - دوم … خون آلودہ سر دشمنوں کے سامنے زمین پر پڑے ہیں - سوم - بائیں ہاتھ لکشمی کی مورتی ہے - اور داہنے ہاتھ سرسوتی کی - چہارم وشنو کی گود میں ایک اور خوبصورت مورتی ہے - برہمچاری جو مندر کا انچارج ہے - مہندر سے سوال کرتا ہے: "وشنو کی گود کی مورتی کو تم دیکھتے ہو؟" مہندر اثبات میں جواب دیتا ہے - پھر پجاری کہتا ہے کہ وہ ماتا ہے ہم اس کے بندے ہیں بولو "بندے ماترم" گویا ماتا ایک مورتی ہے - جو ایک بت کی شکل میں مادر ہند کی حیثیت رکھتی ہے - پھر اس کے گرد ہندوؤں کے دوسرے بت ہیں - جن کے سامنے بندے ماترم کا نعرہ لگایا جاتا ہے اس کے بعد پجاری مہندر کو مندر کے دوسرے حصہ میں لے جاتا ہے - جہاں سب سے بڑی مورتی "جگت دھاری" کی ہے - اس کے ارد گرد بڑی شان و شوکت کا اہتمام ہے پجاری بتاتا ہے کہ اول ماتا اس طرح کی تھی مہندر از راہِ تعظیم اس مادر وطن کے سامنے ڈنڈوت کرتا ہے - اس کے بعد یہ دونوں ایک تاریک سرنگ میں جاتے ہیں - ایک زیق دوز کمرے میں کالی کی مورتی ہے - جس کا رنگ سیاہ ہے اور وہ برہنہ ہے - پجاری بتاتا ہے - کہ اب مادرِ وطن ایسی ہو گئی ہے جس کو ہم نے اسلحہ سے مسلح کیا ہوا ہے - ساتھ ہی مہندر کو حکم دیتا ہے کہ بندے ماترم کا نعرہ لگاؤ - یہاں سے مہندر ایک دوسرے کمرہ میں پہنچایا جاتا ہے جہاں سب سے بڑی مورتی درگا کی ہے پجاری کہتا ہے کہ جب دشمن پاؤں سے مسلے جا چکیں گے اس وقت ماتا کی صورت ایسی ہو گی - یہاں بھی لکشمی اور سرسوتی موجود ہیں - اس وقت پجاری جوش میں آ کر جو کچھ کہتا ہے وہ ترانہ بندے ماترم کے ان الفاظ سے ظاہر ہے - "یہ تو درگا ہے - جس کے دس ہاتھ ہیں اور تو لکشمی ہے جو کنول کے پھولوں میں رہتی ہے - اور تو سرسوتی ہے - جو علم دیتی ہے - ہم تجھے ڈنڈوت کرتے ہیں"

اس تفصیل سے بخوبی واضح ہو گیا کہ ماتا (بھارت ماتا) کوئی علیحدہ وجود نہیں ہے بلکہ اس سے محولہ بالا دیویاں مراد ہیں۔ اور اسی حیثیت سے اس کے سامنے ڈنڈوت کی جاتی ہے

پھر اس کتاب کے حصہ دوم باب پنجم میں بتایا گیا ہے کہ باغیوں کی فوج میں رنگروٹ کس طرح بھرتی کئے جاتے تھے۔ ہر باغی قسم کھاتا ہے کہ جب تک ماتا آزاد نہیں ہو جاتی اس وقت تک وہ اہل وعیال اور دوسرے دنیوی شغل سے علیحدہ رہے گا۔ اور اپنے آپ کو مسلح رکھے گا اور سناتن دھرم کے لئے جنگ کرتا رہے گا۔ اس پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے اس کو "بندے ماترم" کا ترانہ گانے کا حکم ہوتا ہے۔ اس طرح جب بہت سے آدمی بھرتی ہو چکے تو انہیں ٹولیوں کی صورت میں مسلمانوں میں دہشت پھیلانے کے لئے مختلف گاؤں کو روانہ کیا جاتا ہے۔ یہ کارندے یہ گیت گاتے ہوئے ہر گاؤں میں جاتے اور ہر ہندو سے کہتے ہیں۔ کہ بھائی کیا تم وشنو کی پوجا کرو گے؟ اس طرح وہ بیس پچیس ہندوؤں کو اور جمع کر لیتے ہیں اور مسلمانوں کے گاؤں پر حملہ کرتے ہیں اور ان کے گھروں کو آگ لگا دیتے ہیں۔

اس حملہ کے بعد مسلمانوں کو جانیں لے کر بھاگتے دکھایا گیا ہے اور بھارت ماتا کے سپوت مسلمانوں کا تمام مال لوٹ لیتے ہیں۔ پھر اس حصہ کے آٹھویں باب میں لوٹ مار اور قتل کی ایک اور روئداد بیان کی گئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ "اس کے بعد بڑا شور برپا ہوا۔ کچھ لوگ مارو مارو کی آوازیں لگاتے تھے۔ کچھ "بندے ماترم" کا نعرہ بلند کرتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ بھائی کیا کوئی ایسا دن آئے گا۔ جب ہم مسجدوں کو توڑیں گے اور ان کی جگہ راجا بدھو کے مندر بنائیں گے"

جس ترانے کا منبع یہ ہو اور جو محض مسلمانوں کے خلاف نفرت کے جذبات انگیخت کرنے کے لئے بنایا گیا ہو جس میں صاف طور پر بتوں کی پوجا روا رکھی گئی ہو کونسی شرافت اس بات کی متحمل ہے۔ کہ مسلمان اس گیت کو "قومی" ترانہ کا رتبہ دے کر ہندوؤں کے ہمنوا ہو کر کونسل میں الاپتے پھریں اور کونسا باغیرت موحد آن واحد کے لئے یہ گوارا کر سکتا ہے۔ کہ یہ شرک کے کلمات اور بغاوت کے گیت گا کر اپنی غیرت وحریت کا جنازہ نکالے۔

المشتہر:۔ غلام اللہ بی اے
(آنریری منشی دہلی)

ریاست کشمیر اور ہندو ایجی ٹیشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گذشتہ دنوں مجھے چند روز کے لئے اس ایجی ٹیشن کے معاً بعد جو ہندوؤں نے جموں میں شروع کر رکھی تھی۔ وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں تک میں نے حالات کا مطالعہ کیا اور جو باتیں وہاں میرے مشاہدہ میں آئیں۔ امید ہے ان کا ذکر قارئین الفضل کے لئے دلچسپی کا باعث ہو گا

بظاہر تو یہ شورش محض اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ خان بہادر شیخ عبد القیوم صاحب چیف جج ہائی کورٹ جموں وکشمیر و جسٹس جانکی ناتھ جج ہائی کورٹ نے متفقہ طور پر ایک مسلمان کو ایک مخفی جگہ پر گائے ذبح کرنے کی سزا بجائے سات سال کے محض ایک سال دی۔ ہندوؤں کو یہ شکایت تھی کہ جب قانون میں سات سال تک کی سزا دینے کا ججوں کو اختیار تھا۔ تو انہوں نے کیوں اس معاملہ میں سزا میں تخفیف کی۔ حالانکہ فاضل ججوں نے اپنے فیصلہ میں یہ واضح کر دیا تھا کہ

چونکہ گائے پرائیویٹ طور پر ذبح کی گئی ہے۔ اور کسی ایسے شخص نے اس کو ذبح ہوتے نہیں دیکھا جس کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگنے کا احتمال ہو۔ اس لئے اس کے جرم کی نوعیت کے پیش نظر ملزم کو صرف ایک سال کی سزا دی گئی ہے۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ اپنی قسم کا یہ کوئی پہلا فیصلہ نہ تھا کہ ہندو اس پر سیخ پا ہوتے۔ اور اس کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرتے۔ اور نہایت ہتک آمیز طور پر فاضل ججان کے خلاف نعرہ ہائے نفرین بلند کرتے۔ جس سے عدالت کے وقار کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا۔ بلکہ جیسا کہ مجھے معلوم ہوا۔ لالہ کنور سین صاحب سابق چیف جسٹس نے بھی اس قسم کے متعدد فیصلہ جات کئے تھے۔ جن میں ملزم کو جرم کی اہمیت اور شدت کے مطابق سزائیں دی گئی تھیں۔ اور خاص اہتمام سے اس امر کی پابندی نہیں کی گئی تھی۔ کہ خواہ جرم کتنا خفیف کیوں نہ ہو۔ گائے کے ذبح کرنے والے شخص کو ضرور سات سال کی ہی سزا دی جائے۔ چنانچہ شیخ عبد الحمید صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ نے حکام کے سامنے سابق جج ہائی کورٹ کے کئی فیصلہ جات رکھے جن سے یہ واضح ہوتا تھا۔ کہ موجودہ ہائی کورٹ کا فیصلہ اپنی ذات میں کوئی نرالا فیصلہ نہیں جس کی وجہ سے ہندو اس قدر شور وشر برپا کریں۔ لیکن غور کرنے پر معلوم ہوا کہ اگرچہ بظاہر یہ گائے کی حفاظت کا سوال ہے جو اس وجہ سے اتنا معقول نظر نہیں آتا کہ ہر شخص اپنے معتقدات میں آزاد ہے۔ اور کسی شخص کا حق نہیں کہ وہ دوسرے کے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کرے۔ لیکن اس کی تہ میں ایک سیاسی چال ہے اور وہ یہ کہ ماضی قریب میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جس کے صدر ان دنوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی تھے مسلمانان کشمیر میں بیداری پیدا کر کے ان کے حقوق کی نگہداشت فرمائی تھی۔ اور ریاست کشمیر نے ایک حد تک ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کر کے مسلمانان کشمیر کو جو آبادی کا تقریباً پچانوے فیصدی ہیں لائق اعتنا قرار دیدیا تھا۔ اور "گلانسی کمیشن" کی سفارشات پر کہ آئندہ مسلمانوں کو ان کی آبادی کے لحاظ سے ملازمتوں میں حصہ ملا کرے۔ ایک حد تک عمل کرنا شروع کر دیا تھا۔ کشمیر کمیٹی کی طیار کردہ "جموں وکشمیر مسلم کانفرنس" اب ایک منظم جماعت ہو چکی ہے۔ اور قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے وہ مسلمانان کشمیر کی بہبودی اور بہتری کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ ہندو طبعاً تنگدل واقع ہوئے ہیں اور وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کی ہمسایہ قوم کو اس کے حقوق دیئے جائیں۔ بلکہ انہیں اس امر سے تکلیف ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے حقوق پر ہمدردانہ غور تک ہی کیا جائے۔ ان کے نزدیک ہندو کا حق ہے کہ وہ حکومت کا ہم مذہب ہونے کی وجہ سے مسلمان پر حکومت کرے۔ خواہ تعداد کے لحاظ سے وہ آٹے میں نمک کے برابر ہی ہو۔ دور حاضرہ میں کوئی ریاست ترقی یافتہ ریاست قرار نہیں دی جا سکتی جب تک کہ وہ تعصب اور تنگدلی کو بالائے طاق رکھ کر اپنی رعایا کے متعلق منصفانہ فیصلہ نہ کرے اور ہر ایک قوم کو اس کی تعداد کے لحاظ سے حکومت میں نمائندگی کا موقع نہ دے چنانچہ اسی اصل کی پابندی کرتے ہوئے مہاراجہ بہادر ذاتی طور پر مسلمانوں کے حقوق کی پائمالی ہوتے دیکھ کر ایک حد تک اپنی رعایا کی بہتری کی طرف متوجہ ہی ہوئے تھے۔ کہ ہندوؤں نے اپنی تنگ ظرفی کا ثبوت دینا شروع کر دیا اور گائے کی قربانی کے سوال کی آڑ لے کر اپنے آپ کو منظم کرنا شروع کر دیا تھا کہ وہ ایک غلط پراپیگنڈا کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذریعہ حکومت پر دباؤ ڈال کر آئندہ کے لئے صرف گائے کے سوال کا مستقل طور پر حل نہ کرالیں۔ بلکہ وہ اس سازش کو اس طور پر گرمادیں۔ کہ مہاراجہ بہادر سے اسی قسم کے دیگر مطالبات بھی جن سے ان کی مراد مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرنا تھا۔ پورے کرالیں۔ الغرض گائے کا سوال ایک بہانہ تھا اصل غرض اپنے آپ کو منظم کرنا اور حکومت سے بعض دیگر سیاسی مطالبات کا منوانا تھا۔ ہندو ایک عرصہ سے اس بات کے منتظر تھے۔ کہ کوئی ایسا موقع پیدا ہو۔ کہ وہ علم شورش کھڑا کرسکیں اور گائے کے متعلق تازہ فیصلہ کو انہوں نے ضرورت سے زیادہ اہمیت دے کر اپنا اُلو سیدھا کرنا شروع کردیا۔ بظاہر یہ شورش ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ تک جاری رہی۔ اور کم و بیش پینتیس دن تک شہر میں ہڑتال رہی۔ اخبارات میں تو اس ہڑتال کے متعلق جو بیانات اور تفصیلات شائع ہوتی رہیں۔ ان کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس سے بڑھکر کامیاب اور مکمل ہڑتال شائد ہی روئے زمین پر کہیں ہوئی ہو۔ لیکن جموں پہنچکر معلوم ہوا۔ کہ محض بات کا بتنگڑ بنایا گیا تھا

ہڑتال کے دوران میں مسلمانوں کی دکانیں تو برابر کھلی رہیں۔ لیکن ہندوؤں کی دکانیں بھی محض برائے نام بند تھیں۔ یہاں تک کہ بعض ہندو دکاندار مسلمان دکانداروں کو اپنی دکانوں کی چابیاں دے دیتے تھے۔ کہ جب کوئی گاہک ان کی دکان سے سودا سلف لینے آئے تو اسے دے دیا کریں۔ اور بعض خود مسلمانوں کی دکانوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ کہ گاہک جانے نہ پائے الغرض شہر میں دکانیں نام کی بند تھیں۔

جلسے جلوسوں کے متعلق بھی اخبارات میں جو رپورٹیں شائع ہوئیں۔ وہ بہت حد تک مبالغہ آمیز تھیں۔ یہ درست ہے کہ شہر میں ۱۴۴ دفعہ نافذ رہی۔ اور بعض ہندو اس کی خلاف ورزی کرتے رہے۔ اور پھر ان کی گرفتاریاں بھی عمل میں آتی رہیں۔ لیکن یہ کھلم کھلا قانون شکنی ابتدا میں ہندو حکام کے اغماض کی رہین منت تھی۔ ریاست کے ارباب حل و عقد چونکہ خود کوئی مؤثر کارروائی کرنا کسی مصلحت کی بنا پر مناسب نہ سمجھتے تھے۔ اس لئے لوگوں کو قانون شکنی کی جرأت ہوگئی۔ ورنہ اگر حکام اسی قدر سختی سے کام لیتے جو مسلمانوں کی ایجی ٹیشن کے دنوں میں مسلمانوں سے روا رکھی گئی تھی۔ تو برادران وطن کو ہرگز ہمت نہ پڑتی۔ کہ اتنا دم رکھ سکتے پھر محض پولیس کی ایک دن کی معمولی سی فرض شناسی نے اس ایجی ٹیشن کا خاتمہ کردیا۔ اور اب ہندو وہیں۔ کہ جیتے جی ایجی ٹیشن کا نام نہ لیں گے۔ حکام ریاست اس طریق کو پسند نہ کرتے تھے۔ کہ ہندوؤں پر خواہ وہ خلاف قانون ہی جمع ہوئے ہوں کسی موقع پر کسی قسم کی سختی کی جائے شائد افسران خود چاہتے تھے کہ ہندو مہاراجہ بہادر کے حضور جائز و ناجائز مطالبات پیش کر کے مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کی سعی کریں۔ ہاں ایک روز جب ایک جلوس نے پولیس پر سنگباری کی تو سننے میں آیا ہے کہ پولیس کے سپاہیوں نے جنہیں ہندوؤں نے تختہ مشق بنایا۔ اس بے حرمتی اور قانون شکنی کو برداشت نہ کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری پر مجمع کو منتشر کرنے کی لاٹھی سے کوشش کی۔ بس پھر کیا تھا سینہ گریوں کو بھاگتے بغیر بن نہ پڑی۔ عورتوں نے مردوں کی درگت بنتے دیکھکر اس حکمت عملی سے کام لیا کہ جب مردوں کو منتشر کرنے کیلئے لاٹھی چارج کیا جاتا۔ تو وہ مردوں سے لپٹ جاتیں۔ تاکہ مردوں پر حملہ نہ ہوسکے۔ اور اگر ان کو لاٹھی لگے تو پراپیگنڈا ہوسکے۔ کہ پولیس نے عورتوں پر حملہ کیا اور یہ نہایت کمینہ حرکت اور اخلاق سوز فعل تصور ہو سکے۔

الغرض پولیس کی محض ایکدن کی فرض شناسی نے سازشیوں کی کمر ہمت توڑ دی ادھر ہڑتال کو جاری رکھے بھی ضرورت سے زیادہ لمبا عرصہ گذر چکا تھا اور مہاراجہ بہادر کے ہاں کوئی شنوائی ہوتی نظر نہ آتی تھی۔ اور اگرچہ کم و بیش تجارت خفیہ طور پر جاری رہی۔ ہندوؤں کا بہت نقصان بھی ہوچکا تھا۔ اور مالی نقصان کو برداشت کرنا ہندو بھائیوں کیلئے بہت بڑی مصیبت تھی۔ نیز مہاراجہ بہادر کی ذات سے جو موہوم امیدیں لگائے بیٹھے تھے۔ ان کا بھی خاتمہ ہوچکا تھا۔ کیونکہ مہاراجہ بہادر معاملہ کی تہ تک پہنچ چکے تھے۔ اور ان کے ماتحت عملہ کو بھی ان کی پالیسی کا علم ہوچکا تھا۔ اس لئے وہ بھی اپنے ہاتھ سخت کر رہے تھے۔ آخر جیسا کہ بعض لوگوں کا بیان ہے۔ الہ آباد کے پنڈت کرشن کانت مالویہ کو بلانے کی طرح ڈالی گئی۔ تاکہ وہ آئیں اور ایجی ٹیشن کو بند کرنے کا مشورہ دیں اور پھر ان کے سر چیڑ ہکر اس کار خیر کو ختم کیا جائے۔ پنڈت صاحب موصوف نے ہندو لیڈرز سے ملاقات کر کے یہی مناسب سمجھا کہ ایجی ٹیشن کو بند کر دینے کا اعلان کردیا جائے۔ چنانچہ ایک پبلک جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں انہوں نے اعلان کیا کہ اگر آپ لوگ شورش کو بند کردیں تو میں آپ کے حقوق کی نگہداشت کرنے کا ذمہ دار ہوں چنانچہ ان کی وساطت سے بظاہر ایک باوقار طریق پر اس ایجی ٹیشن کا خاتمہ ہوا جس کو بند کرنے کے لئے اندر ہی اندر عوام اپنے لیڈرز کو دھمکیاں دے رہے تھے۔

ایجی ٹیشن کو فرو کرنے کیلئے کشمیر کی حکومت نے ایک ذومعنی سا اعلان شائع کیا تھا۔ کہ حکومت یقین دلاتی ہے کہ آئندہ اس فیصلہ کو بطور نظیر نہیں لیا جائیگا۔ لیکن مسلمان اس اعلان سے مطمئن نہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس فیصلہ کی نظیر لی جایا کرے۔ اور اقلیت کیخاطر اکثریت کے مفاد کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ چنانچہ وہ اس امر کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ آئندہ گاؤکشی کے مقدمات کا فیصلہ کرتے وقت جج صاحبان ماحول اور جرم کی نوعیت کا بھی جائزہ لیا کریں۔ میرے نزدیک اگر مسلم کانفرنس منظم طور پر اس سوال کو پیش کرے۔ کہ اکثریت کو برٹش انڈیا کی طرح حکومت کشمیر کی طرف سے اس امر کی اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے حق سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک حلال اور جائز شئے کو استعمال کرسکیں۔ تو ریاست کشمیر کا یہ مستحسن فعل مہذب دنیا میں نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔ اور ان غیر ملکی قوموں کو جو ہماری دیسی ریاستوں کو ایک دقیانوسی اداروں سے زیادہ وقعت نہیں دیتی۔ اعتراض کا موقع نہ ملیگا

(ایم۔ آئی۔ ایس)

ایڈیٹر اخبار "احسان" کے خلاف مقدمہ

اخبار احسان نے اپنے ایک گزشتہ پرچہ میں ایک نہایت دل آزار مضمون شائع کیا تھا جس میں سمال ٹؤن کمیٹی کے وٹرنری ڈاکٹر کے خلاف جو گوشت کے معائنہ کے لئے مقرر تھے۔ ایسے الفاظ شائع کئے۔ جنہیں توہین آمیز سمجھا گیا۔ ان دنوں چونکہ ڈاکٹر محمد دین صاحب پنشنرڈ وٹرنری انسپکٹر جنہوں نے گورنمنٹ کی کئی سال تک نہایت نیک نامی کے ساتھ خدمات سرانجام دینے کے بعد پنشن حاصل کی ہے۔ آنریری طور پر سمال ٹؤن کمیٹی کی طرف سے گوشت کی نگرانی کے کام پر مقرر تھے۔ اس لئے انہوں نے ایڈیٹر احسان کے خلاف عدالت دیوانی میں حرجانہ کا دعوے دائر کردیا۔ اس پر کئی بار سمن ایڈیٹر صاحب اخبار "احسان" کے نام نکلے۔ مگر تعمیل نہ ہوتی رہی۔ آخر عدالت نے خرچہ لے کر دفتر "احسان" کے ارد گرد ڈھنڈورہ پٹوادیا اور ۲ ر اکتوبر کو گورداسپور میں اس کی پہلی پیشی ہوئی۔ جبکہ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے سکرٹری سمال ٹؤن کمیٹی اور علی محمد صاحب قصاب کی شہادتیں ہوئیں۔ اور آئندہ تاریخ ۷ ر دسمبر مقرر ہوئی ہے۔ (رپورٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ اور دفعہ ۱۰۷ کا مقدمہ

بٹالہ ۴ اکتوبر۔ اگرچہ ہائی کورٹ نے ۱۰۷ دفعہ کے متعلق درخواست انتقال مقدمہ کے بارے میں ۱۸ اکتوبر کے بعد غور کرنے کا حکم صادر کیا تھا۔ اور علاقہ مجسٹریٹ کو اس کی اطلاع شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے کر دی تھی۔ مگر ممانعت سماعت کے باوجود آج مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے مستغاث علیہم کے لئے تاریخ رکھی ہوئی تھی۔ چنانچہ آج ہر سہ ناظر صاحبان اور مولوی ابوالعطاء صاحب کو بٹالہ محض حاضری کے لئے مجسٹریٹ علاقہ کے حکم کے ماتحت جانا پڑا۔ توقع یہ تھی کہ چونکہ آج ہائی کورٹ کے حکم کے ماتحت مقدمہ کی سماعت نہیں ہوگی۔ اس لئے سردار جسونت سنگھ صاحب علاقہ مجسٹریٹ مذکورہ بالا اصحاب کے اوقات کا پاس رکھیں گے۔ اور انہیں بلا کر دوسری تاریخ کی اطلاع دیدیں گے۔ مگر انہوں نے صرف اتنی سی بات کے لئے تمام دن ضائع کر دیا۔ قادیان جانے والی گاڑی ۲۵-۱۱ پر چلتی ہے۔ مگر سردار صاحب نے باوجود التماس کرنے کے کہ جب آج سماعت نہیں ہوگی اور صرف تاریخ ہی مقرر کرنی ہے تو مستغاث علیہم کو جلدی فارغ کر دیا جائے انہوں نے اس وقت بلایا۔ جب گاڑی کے چلنے میں چند منٹ باقی رہتے تھے۔ اور ۲۵ اکتوبر تاریخ آئندہ پیشی کے لئے مقرر کی۔ اس کے بعد وقت اس قدر تنگ تھا کہ گاڑی نہیں مل سکتی تھی۔ چنانچہ جن لوگوں نے گاڑی پر پہنچنے کی کوشش کی۔ وہ ناکام رہے۔ کیونکہ گاڑی پہلے روانہ ہو چکی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان اصحاب کا سارا دن ضائع ہوا۔ اور انہیں سوا پانچ بجے کی گاڑی سے قادیان واپس آنا پڑا۔ (رپورٹر)

ضلع گورداسپور سے احرار کے اثر و رسوخ کا جنازہ نکل گیا

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی شورش جن دنوں انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ اور اپنی عقل و سمجھ نہ رکھنے والے عوام لیڈرانِ احرار کی غلط بیانیوں اور فریب کاریوں کے جال میں پھنس کر اگرچہ ہر جگہ جماعت احمدیہ کے خلاف شورش برپا کر رہے اور نہایت ہی دل آزار حرکات کر رہے تھے۔ لیکن گورداسپور کو احرار نے اپنا خاص اڈا بنایا ہوا تھا۔ کیونکہ وہاں مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری پر حکومت کی طرف سے جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کے لئے احراری لیڈر وہاں آتے رہتے تھے۔ اسی سلسلہ میں ایک دفعہ احرار نے گورداسپور میں ایک بہت بڑا جلسہ کیا۔ جس میں ہزار ہا دیہاتی لوگوں کو جمع کر کے اپنے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ کی امارت کی بیعت کرائی۔ اور جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کا عہد لیا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مواقع پر جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کر کے عوام کی واہ واہ حاصل کی گئی۔ اور اس طرح سمجھ لیا گیا۔ کہ ضلع گورداسپور کے تمام لوگ ان کے بے دام غلام بن چکے ہیں۔ اب وہ ان سے جو چاہیں کرالیں۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد احرار کو معلوم ہو گیا۔ کہ مسلمانوں کے دلوں میں ان کی ایک ذرہ بھر بھی وقعت نہیں ہے۔ اور وہ اس طرح کہ تحصیل بٹالہ کے حلقہ سے انہوں نے اپنا اسمبلی کا نمائندہ کھڑا کیا۔ اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے سر سے لیکر پاؤں تک کا زور صرف کر دیا۔ اور مسلمان ووٹروں سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ نہ صرف احراری نمائندہ کو کامیاب بنائیں۔ بلکہ دوسرے امیدواروں کی ضمانتیں ضبط کرا دیں۔ لیکن اس حلقہ کے مسلمان ووٹروں نے احراری نمائندہ کو نہ صرف ناکام کر کے بلکہ احمدی امیدوار سے بھی کم ووٹ دے کر ایک طرف تو سات کروڑ مسلمانوں کی دینی اور دنیوی راہ نمائی کا دعویٰ کرنے والے احرار کے اثر و رسوخ کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اور دوسری طرف ان کے لئے ذلت و رسوائی کا سامان مہیا کر دیا۔

اس کے بعد احرار کے اثر و رسوخ کا جنازہ خاص گورداسپور میں بھی نکل گیا۔ اور وہ اس طرح کہ ان کے ایک سرگرم ممبر اور ان کے مقدمات میں پیش ہونے والے وکیل محمد شریف صاحب میونسپلٹی کے انتخاب کے لئے کھڑے ہو کر اس بری طرح ناکام ہوئے۔ کہ ان کی پانچ سو روپیہ کی ضمانت بھی ضبط ہو گئی۔ گویا کامیاب ہونا تو الگ رہا۔ اتنے بھی ووٹ نہ حاصل کر سکے کہ اپنی ضمانت کو ضبط ہونے سے بچا سکتے۔

امید ہے اب احرار پر اچھی طرح واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ مسلمانوں کی نگاہ میں ان کی کچھ بھی وقعت باقی نہیں۔ (نامہ نگار)

احمدی مجاہدین کی دہلی میں آمد و روانگی

شائع شدہ پروگرام کے مطابق ہر دو مجاہدین یعنی مولوی رحمت علی صاحب اور چوہدری محمد اسحٰق صاحب سیالکوٹی ممالک غیر میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے ۲۸ تاریخ کو ۱۱ بجے دہلی پہنچے۔ اور خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب کی معیت میں کرنل اوصاف علی خان صاحب کے مکان پر قیام کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی دن شب کو ڈاکٹر ایس اے لطیف صاحب نے مجاہدین کو نیز بعض احباب جماعت کو اپنی کوٹھی پر دعوتِ طعام دی۔ ۲۹ کی صبح ۹½ بجے کی گاڑی سے احباب جماعت نے اپنے دونوں بھائیوں کو رخصت کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی تائید و نصرت مجاہدین کے شامل حال ہو۔ اور تمام رکاوٹیں دور ہو کر احمدیت اطراف و اکناف عالم میں پھیل جائے۔ (خاکسار عبدالحمید سکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی)

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایسا کام ہے۔ جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کے لئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۸ء میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہو گی۔ وہ بھی اس وقت واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس ضمن میں پندرہ اکتوبر سے پیشتر روپیہ بھیجنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ احباب اپنا روپیہ ایجنٹ امپیریل بینک میرپور خاص سندھ کے نام بھیج کر اس کے ہمراہ بینک کو ہدایت کریں۔ کہ آپ کا روپیہ سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں جمع ہو۔ نیز اس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

24
Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے۔ جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بیقاعدہ آتے ہیں۔ رک رک کر آتے ہیں۔ یا کم آتے ہیں۔ درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر درد سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے۔ یا سانس پھول جاتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ تو آپ یقین رکھئے۔ کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت مکمل خوراک ایکماہ عگا محصول ۷ر کل ۸ر ملنے کا پتہ :- ایچ۔ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

حب اٹھرا رجسٹرڈ (دوائی اٹھرا)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی۔ دردسیلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ تباہ کر دیئے۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لگ گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

امرت بوٹی رجسٹرڈ

کمزور مردوں۔ ناقابل مردوں۔ بول جریان۔ کثرت احتلام کے مریضوں سرعت کے بیماروں کی پوری ہمدرد ہے۔ ۱۰۰ گولی عہ معہ امرت طلاء ۵۰ گولی عہ

مینیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ

ریشمی لوکی

دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط اگر اس میں ایک تار بھی سوت کا ثابت کر دیں۔ تو سو روپیہ انعام۔ عرض ۲۷ انچ قیمت ۹ گز عہ محصول ۸ر ۲۵ گز آٹھ روپے ۵۰ گز ۱۵ روپے محصول معاف ناپسند ہو۔ تو واپس کر دیں۔ ملنے کا پتہ منیجر پنجاب اینڈ کشمیر سٹور ۲۵ لدھیانہ پنجاب

اعلان

محلہ دارالفضل میں ایک وسیع قطعہ اراضی جو کہ احمدیہ فارم کے ملحق ہے۔ قابل فروخت ہے۔ اس رقبہ کو ۴۔ ۴ کنال کے رقبہ میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر کنال کے ساتھ ایک بیس فٹ اور ایک دس فٹ کی سڑک لگتی ہے۔ شاہراہ ۳۰ فٹ کی ہے اس رقبہ کے جانب شرق ریلوے لائن ہے۔ جانب غرب اراضی نواب صاحب ہے۔ جانب جنوب احمدیہ فروٹ فارم ہے اور جانب شمال شاہ راہ ہے۔ جو کہ موضع کھارا کو جاتا ہے۔ ہائی سکول اور ریلوے سٹیشن اور منڈی اس رقبہ سے بالکل نزدیک ہیں۔ شاہراہ پر جو رقبہ ہوگا۔ اسکی قیمت مبلغ عسہ فی مرلہ ہوگی۔ ۲۰ فٹ کی سڑک پر عسہ فی مرلہ نہایت نادر موقعہ حاجتمند احباب جلد درخواستیں ارسال کریں۔ خاکسار

چوہدری حاکم دین دوکاندار بازار ریتی چھلہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ یکم اکتوبر۔ حکومت ہند کی طرف سے حسب ذیل سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی انگلستان سے مراجعت کے وقت حکومت ہند میں لیبر اور رسل و رسائل کے جدید محکمے قائم کئے جائیں گے۔ سر ظفر اللہ خان صاحب دو محکموں یعنی کامرس اور لیبر کے انچارج ہونگے۔ سر ٹامس سٹیوارٹ بھی دو محکموں یعنی ریلوے اور رسل و رسائل کا چارج لیں گے مسٹر اے جی کلو کو محکمہ لیبر کا سکرٹری اور مسٹر ایس۔ این۔ رائے کو محکمہ رسل و رسائل کا سکرٹری مقرر کیا جائیگا محکمہ صنائع اور لیبر میں اس وقت جو امور سرانجام ہوتے ہیں ان کی تقسیم حسب ذیل طریقہ پر ہوگی۔ مزدوروں سے متعلق تمام موضوعات مفاد عامہ آب پاشی۔ معادن۔ دھاتیں۔ طبقات الارض۔ بجلی۔ مواد آتش گیر۔ مٹی کا تیل۔ سٹیشنری۔ پرنٹنگ اور ٹیکنیکل تعلیم وغیرہ محکمہ لیبر سے متعلق ہونگے۔ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف۔ نیز عسکری پرواز۔ براڈکاسٹنگ۔ اور ان کو ٹکسال۔ سڑکیں۔ بندرگاہیں۔ امور بحر وغیرہ محکمہ رسل و رسائل سے مربوط ہیں۔ محکمہ صنائع اور لیبر کے باقی ماندہ امور میں سے صنائع سٹورز پیٹنٹ نمونے محکمہ کامرس ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھیں گے۔

گجرات یکم اکتوبر۔ ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب نے پولیس ایکٹ مجریہ ۱۸۶۱ء کی دفعہ ۱۵ کے مطابق اعلان کیا ہے۔ کہ ضلع گجرات کے ۲۷ دیہات کے رویہ سے متاثر ہو کر حکومت نے پولیس کی تعداد میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہاں ۹ تعزیری چوکیاں قائم کی جائیں گی۔ اور پولیس کے اخراجات کے لئے متذکرہ الصدر تمام دیہات سے ٹیکس لیا جائے گا

ریو ڈی جنیرو (برازیل)

۲ اکتوبر۔ مبینہ کمیونسٹ سازش کا سراغ ملنے پر چیمبر کے صدر نے جمہوریت کی درخواست پر ۱۲۵ اور ۵۲ آراء کے تناسب سے ملک میں بین ماہ کے لئے جنگ کی حالت میں ایک نیم مارشل لاء کا اعلان کر دیا ہے۔ اپوزیشن ممبر کہتے ہیں۔ کہ یہ اعلان انتخابات سے بچنے کے لئے ایک پولیٹیکل چال ہے

بارسیلونا ۲ اکتوبر۔ آج دوپہر کے ہوائی حملہ سے ۸ اشخاص ہلاک اور ۸ زخمی ہوئے۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ باغیوں کے تین ہوائی جہازوں نے ایک شہر پر زبردست بمباری کی۔ خوفزدہ سول آبادی پر مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کی گئی۔ ۱۲ بم سکول پر پھینکے گئے۔ جس سے بہت سے طلبا ہلاک اور زخمی ہوئے اور بھاگتے ہوئے بچوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا دیگر بہت سی عمارتیں بھی تباہ ہو گئیں۔

ہینگ یکم اکتوبر۔ جزیرہ ایود کے قریب ہالینڈ کے ایک تباہ کن جہاز نے جزائر شرق الہند میں جاپانی ماہی گیروں کی ایک کشتی کو پکڑ لیا۔ جب کشتی کو جہاز کے افسروں نے ٹھہرنے کے لئے کہا۔ تو اس نے بھاگ کر نکل جانے کی کوشش کی۔ جہاز والوں نے کشتی میں سوار جاپانی افسروں پر گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ دو جاپانی ان گولیوں سے مارے گئے اور دو زخمی ہوئے۔

لاہور ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے ایک سو کے قریب مربعہ جات نہری زمین میں اجناس دکھلوں وغیرہ کے اچھے بیجوں کی کاشت کے لئے مخصوص کئے ہیں۔ یہ مربعہ جات زمینداروں میں مفت تقسیم کئے جائیں گے۔

شملہ ۲ اکتوبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں گورنمنٹ کے ریزولیوشن پر بحث ہوئی۔ جس میں زور دیا گیا تھا کہ کھانڈ کے بین الاقوامی معاہدہ کی تصدیق کی جائے۔ سر سپرو نے ترمیم پیش کی۔ کہ معاہدہ کی تصدیق نہ کی جائے اپوزیشن کی طرف سے نصف درجن کے قریب اصحاب نے اس ترمیم کے حق میں تقریریں کیں۔ مگر بالآخر یہ ۲۲ ووٹوں سے گر گئی اور اصل ریزولیوشن ۱۲ پاس ہو گیا

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ اطلاع مظہر ہے کہ جاپان کی طرف سے امریکہ کی ۲۳ تاریخ کی یادداشت کا جواب شائع کر دیا گیا ہے۔ اور اعلان کیا گیا ہے کہ نانکن اور اس کے گردونواح میں فوجی مراکز پر بمباری ناگزیر ہے۔ غیر مصافی آبادی پر بمباری مقصود نہیں کیونکہ انہیں قبل از وقت انتباہ کر دیا گیا تھا۔ ایک تیسری حکومت کے حقوق اور غیر ملکیوں کی جانوں اور جائداد کے متعلق جاپان کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

جنیوا ۳۰ ستمبر۔ برطانی نمائندے لارڈ کرائین بورن نے چین و جاپان کی جنگ کے متعلق غور کرنے والی کمیٹی میں بیان کیا۔ کہ چین و جاپان کا مسئلہ طے کرانے کے لئے حکومت برطانیہ متعلقہ حکومتوں کی کانفرنس بلانے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ دیگر حکومتیں تعاون کریں۔

لکھنؤ ۲ اکتوبر آج یو پی لیجسلیٹو کونسل نے لیجسلیچر کے افسروں کی تنخواہوں کا بل اسی صورت میں پاس کر دیا جس صورت میں اسمبلی نے پاس کیا تھا۔ اب اسمبلی اور کونسل کے مشترکہ اجلاس بلانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسمبلی نے ڈپٹی سپیکر کے لئے دو ہزار روپے سالانہ اور ڈپٹی پریذیڈنٹ کے لئے ایک ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا تھا۔

ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جھیل بنگال کے نواحی علاقہ میں بہت سے روسی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ منچوریا اور اضلاع امرداور میرٹائم میں چینیوں نے جاپان کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ ہاربن اور کیرین میں مقیم روسی تاجروں کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔ منچوریا کے جاپانی حکام نے ایک زبردست سازش کا انکشاف کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس کی پروپیگنڈا پارٹی کی طرف سے منچوریا میں بغاوت کرانے کی زبردست تیاریاں کی جا رہی تھیں۔ اور کئی ایک اضلاع میں بغاوت ہو بھی گئی ہے۔

استنبول یکم اکتوبر۔ بحر ابیض میں دو روسی جہازوں پر کسی پُر اسرار تارپیڈو نے حملہ کیا۔ دو ترکی جنگی جہاز اس آبدوز کے تعاقب میں روانہ ہو گئے حکومت ترکی نے روسی جہازوں کو اپنی بندرگاہوں میں پناہ دی ہے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی جہازوں نے ایک پُر اسرار آبدوز پر دو گھنٹے بمباری کی۔ اور ترکی تحت البحر کشتیوں نے اس کا تعاقب کیا۔

انقرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک)

اطلاع مظہر ہے کہ ترکی وزیر جنگ نے تین ہزار افواج کو اسکندرونہ کی طرف روانہ ہونے کا حکم دے دیا ہے۔ حکومت ترکی کے اس حکم سے فرانس کو تشویش پیدا ہو گئی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ ترکی کے اس حکم کے خلاف فرانس جمعیت اقوام کے پاس احتجاج کرے گا۔

پشاور ۳۰ ستمبر۔ آج گورونانک دہرم سالہ محلہ گنج کو حاصل کرنے کے لئے سکھوں نے مورچہ لگا دیا اور دو رضاکاروں پر مشتمل پہلا جتھہ دہرم سالہ میں داخل ہونے کے لئے پہنچا۔ ایک مجسٹریٹ نے دہرم سالہ میں داخل ہونے سے انہیں روکا۔ سٹی مجسٹریٹ نے دونوں پارٹیوں کے لیڈروں کی ایک کانفرنس بلائی ہے تاکہ اس کا کوئی حل تلاش کیا جا سکے۔ بارہ سال قبل حکومت نے اس دہرم سالہ کو زیر دفعہ ۱۴۶ اپنی نگرانی میں لیا تھا اور دونوں پارٹیوں کو کہا تھا کہ وہ عدالت دیوانی کے ذریعے اس کا فیصلہ کرائیں۔ عدالت جس فریق کے حق میں فیصلہ کرے اسے تسلیم کیا جائے گا۔ لیکن کسی پارٹی نے عدالت میں [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی